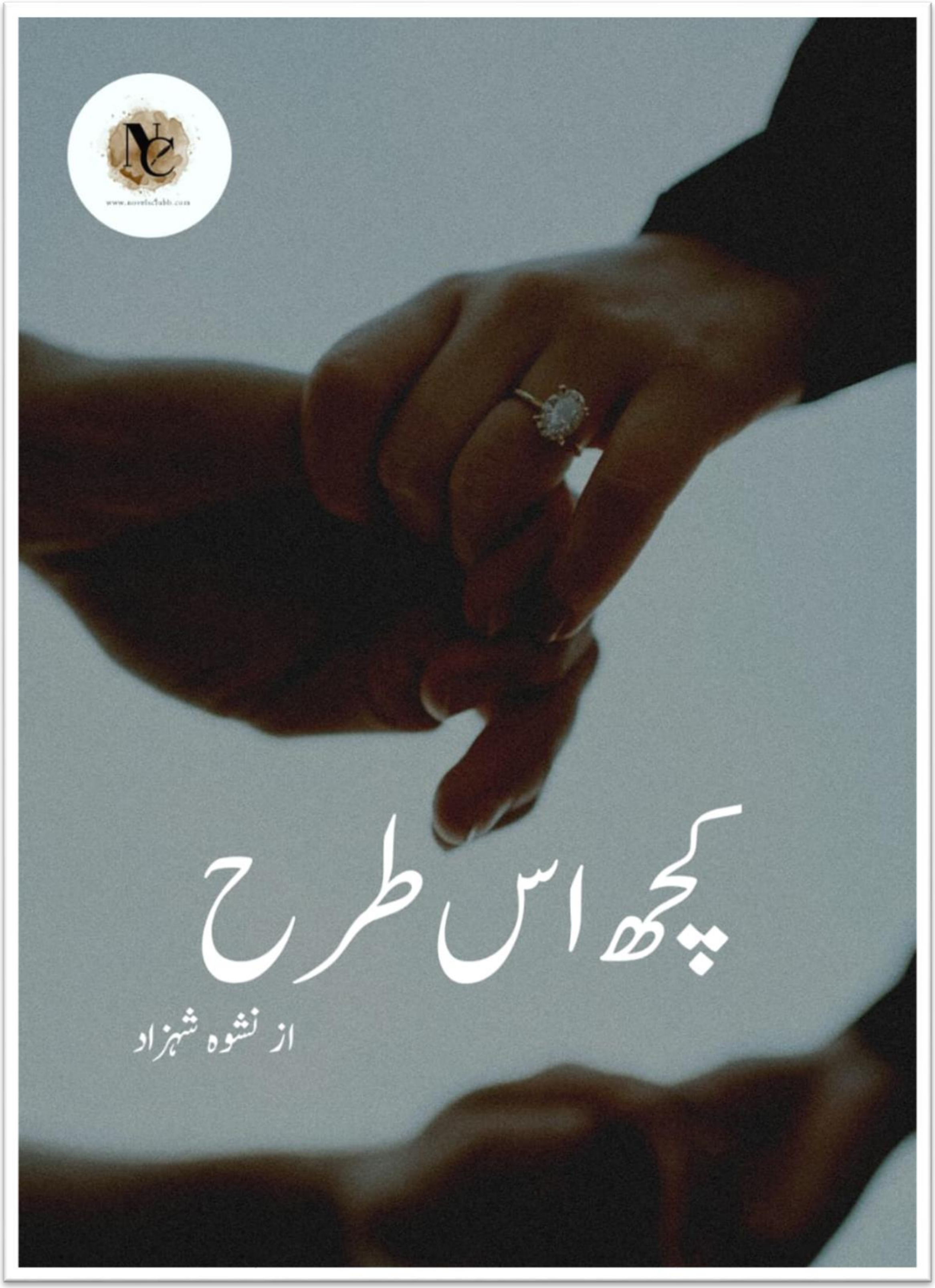
کچھ اس طرح
از نشوہ شہزاد

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

کچھ اس طرح

از نشوہ شہزاد

منظر کچن کا تھا جہاں اُم رومان پودینے اور ہری مرچوں کی چٹ پٹی سی چٹنی بنانے میں مصروف تھی۔ چولہے پر کڑھائی میں چکن تیار ہو رہی تھی۔ آج وہ بڑے دل سے چکن ہائے وے بنا رہی تھی۔ نیٹ سے دیکھی تھی یہ ترکیب اُس نے۔ پہلے تو نام پڑھ کر وہ خوب ہی ہنسی اور دل ہی دل میں کہنے لگی لوگ بھی نا اپنی ویڈیو کو وائرل کرنے کے لیے کیا کیا نام رکھ لیتے ہیں۔ پھر سوچا چلو دیکھ ہی لوں اس میں چکن سے کون سا ہائی وے تیار کر رہے ہیں یہ لوگ۔

اور پھر بس اُسے اچھی لگی تھی یہ ترکیب۔ شکل سے ہی اتنی مزیدار لگ رہی تھی کہ اُس کے منہ میں پانی آنے لگا اور ویڈیو کے اختتام تک اُس نے اِس ڈش کو بنانے کا فیصلہ بھی کر لیا اور آج وہ یہ ہی کر رہی تھی۔ ساتھ ہی ساتھ رومی نے مزے دار سی پودینے، ہری مرچ اور انار دانے کی چٹنی بھی بنا ڈالی۔

چکن ہائے وے تقریباً تیار تھا۔اُس نے آخر میں کوئلے کا دھواں دیا۔روٹیاں وہ پہلے ہی پکا چکی تھی۔اب بس آخری اور سب سے ضروری کام رہ گیا تھا۔

کچن کی کھڑکی سے باہر دیکھا لاؤنج میں امی (ساس) نہیں تھیں اس کا مطلب وہ ابھی بھی اپنے کمرے میں تھیں۔اُسے نے ایک گہری سانس لی۔اُسے بس امی کا ہی ڈر تھا کہ کہیں وہ اپنے کمرے سے لاؤنج میں نہ آ گئیں ہوں باقی زوہاد کو ابھی آفس سے آنے میں پندرہ بیس منٹ تھے۔

اب وہ جلد از جلد سب سے اہم کام کرنا چاہ رہی تھی۔اس سے پہلے امی یا زوہاد آئیں۔

وہ گلاسوں والے سٹینڈ کے پاس آئی ادھر سے اپنے جہیز کا سٹیل کا گلاس اُٹھایا اور کڑھائی کی طرف آئی۔

یہ وہ گلاس تھے جو اُس نے اپنے ابو سے کہہ کر اسپیشل منگوائے تھے۔یہ بڑے بڑے سے گلاس تھے۔

کڑھائی کا ڈھکن کھول کر اُس نے تین عدد بڑی سائز کی بوٹیاں اُس گلاس میں ڈالیں پھر تھوڑا سا مصالحہ ڈال دیا اور ایک عدد روٹی بھی رکھ لی۔پھر اس گلاس کو چھوٹی سی پلیٹ سے

www.novelsclubb.com

ڈھکا اور کھڑکی سے لاؤنج کا صاف منظر دیکھ کر باہر نکل آئی اب رومی کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔

*****

" یار آج تو کمال کا کھانا بنایا ہے تم نے.....لذیذ، مزے دار۔ "

یہ زوہاد تھا جسے چکن ہائی وے کچھ زیادہ ہی پسند آرہا تھا۔

وہ مسکرائی۔

میری رومی کے ہاتھ میں اللہ نے ذائقہ ہی اتنا رکھا ہے اُلٹے ہاتھ سے بھی کچھ پکائے تو "

"لذیذ بنتا ہے یہ تو پھر میری بچی نے بڑے دل سے پکایا ہے۔

www.novelsclubb.com

امی اُسے پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے گویا ہوئیں۔

اُس کی مسکراہٹ کچھ اور گہری ہوئی۔

"کھانا پسند کرنے کا بہت شکریہ "

اُس نے نرمی سے کہا تو وہ دونوں بھی مسکرا دیے۔

"یار مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی تمھاری۔ ہماری شادی کو دو ماہ ہو گئے ہیں اور اِن دو ماہ میں مَیں نے تمھیں ایک روٹی بھی پوری کھاتے ہوئے نہیں دیکھا مطلب تم اتنی سی روٹی کھا کر کیسے زندہ رہ لیتی ہو جبکہ تم کو ڈائٹ وائٹ کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ چلو زیادہ نہیں ایک روٹی ہی کھا لیا کرو۔ یہ کیا تم ایک روٹی بھی پوری نہیں کھاتی۔ امی اور میں زیادہ اصرار کریں تو آدھی سے تھوڑی زیادہ کھا لیتی ہو۔ کیوں رومی۔"

اسے بے دلی سے کھاتے دیکھ کر زوہاد بولا تھا اور پھر بولتا ہی چلا گیا۔

وہ پھیکا سا مسکرائی۔

"بس مجھے زیادہ کھانے کی عادت نہیں۔ مجھ سے زیادہ کچھ نہیں کھایا جاتا۔"

www.novelsclubb.com

وہی جواب اس نے آج بھی دیا جو وہ تب دیتی جب امی اور زوہاد زیادہ اصرار کرتے کھانے کو۔

"ہمممم عجیب۔"

وہ ہولے سے بولا

"نہ بیٹا کھالیا کرو۔اس طرح تو تم میں کمزوری آجائے گی۔"

امی ہمدرد قسم کی خاتون تھیں۔ بات بھی بڑی نرمی سے کرتیں سو بڑے نرم لہجے میں اُسے سمجھارہی تھیں۔

"جی"

اس کا جواب ہمشہ ہی کی طرح مختصر تھا۔

اب زوہاد اس کا بنایا میٹھا کھارہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ تعریفیں بھی کرتا جارہا تھا۔وہ اور امی اسے دیکھ کر دلچسپی سے مسکرارہی تھیں

*****

www.novelsclubb.com

یار اس میں کوئی شک نہیں کہ تم کھانا اچھا نہیں بہت بہت اچھا بناتی ہو۔کچن میں تو ٹھیک "ہے خوشبو آتی مگر مجھے لگتا ہے کہ کھانے کی خوشبو تمھارے ساتھ ساتھ ہی رہتی ہے۔"

زوہاد بیڈ پہ بیٹھے ہوئے بولا وہ ناسمجھی سے اُسے دیکھنے لگی۔

"مطلب؟"

پھر حیرانگی سے پوچھنے لگی۔

مطلب یہ کہ میری جان......تم جدھر جاتی ہو کھانے کی خوشبو وہاں بھی چلی آتی ہے" مطلب ہمارے کمرے تک بھی آجاتی ہے جبکہ کھانا ہم کمرے میں لاتے ہی نہیں ہیں۔

"ہے نا مزے کی بات۔

وہ ہنسا۔

زوہاد کی بات سن کر پہلے تو بالوں میں برش چلاتا اس کا ہاتھ یک دم ہی رُکا اور تھوڑا سا منہ بھی واہوا۔

آئے سے بیڈ پر بیٹھے زوہاد کی جانب دیکھا جو باتیں کرتا موبائل پہ کچھ دیکھ رہا تھا۔ پھر رومی نے گہری سانس لی اور خود کو سنبھالا۔ یہ ساری کیفیت صرف چند لمحوں کی تھی۔ پھر اُس کی طرف پلٹی اور بولی

ویری فنی......اب اتنا بھی اچھا کھانا نہیں بناتی میں اور آپ بھی نا حد کرتے ہیں۔ ویسے" "آج جانا نہیں آپ نے علی بھائی کے ساتھ واک پہ؟

www.novelsclubb.com

"یار بس جا ہی رہا ہوں۔اس کا ہی میسج دیکھ رہا تھا۔ویسے آج ہم واک کے لیے نہیں جا رہے ۔علی کے ساتھ مال جا رہا ہوں فضا بھابھی کا برتھ ڈے ہے۔ کہہ رہا تھا ان کو سرپرائز گفٹ دینا ہے سو شاپنگ کرنی ہے تم بھی میرے ساتھ چلو"

وہ اسے بتا رہا تھا۔

"ہممم.......اچھا۔"

"تم نے کچھ لینا ہے تو بتا دو لیتا آؤں گا؟"

وہ پوچھ رہا تھا۔

"نہیں سب کچھ ہے میرے پاس۔"

وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کمال ہے ویسے۔ علی تو کہتا تھا عورتوں کی تو چیزیں ہی ختم ہوئی رہتی ہیں۔ہر وقت شاپنگ شاپنگ اور صرف شاپنگ۔ مگر تم نے ثابت کر دیا کہ سب عورتیں ایک سی نہیں ہوتیں۔ دو ماہ میں ایک بھی فرمائش نہیں کی تم نے اور علی کہتا ہے بیویوں کی فرمائشی لسٹ ختم ہونے کو ہی نہیں آتی۔ مگر میری بیوی تو بیسٹ ہے بھئی"

وہ اُسے علی کی باتیں بتارہا تھا جو اس کا گہرا دوست تھا پھر وہ اس کی تعریفیں کرنے لگا تو وہ مسکرا دی۔

"چلو چلتا ہوں ایک دو گھنٹوں میں آجاؤں گا انشاللہ۔خیال رکھنا امی کا اور اپنا بھی۔

پیار سے کہتا ہوا وہ چل دیا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا اور سکون سے بھرپور گہری سانس لی۔

*****

وہ چلا گیا تو رومی اپنے کمرے سے باہر آئی گھڑی میں وقت دیکھا ساڑھے آٹھ بج رہے تھے پھر امی کے کمرے کی جانب آئی تھوڑا سا دروازہ کھول کر دیکھا وہ سو چکی تھیں انہیں جلد سونے اور جلد اُٹھنے کی عادت تھی۔امی اور زوہاد کی طرف سے مطمئن ہو کر اب وہ کمرے کی جانب آئی۔

پھر کمرے کا دروازہ اچھے سے لاک کیا۔بیڈ کے گدے کے کور میں سے ڈریسنگ ٹیبل کی چابی نکالی ڈریسنگ ٹیبل کی درمیان والی دراز کا تالا کھولنے لگی اس دراز کو وہ ہمہ وقت تالا

لگائے رکھتی تھی۔تالا کھول کر اُس نے وہ اسٹیل کا گلاس باہر نکالا۔دراز میں پہلے سے موجود ایک پلیٹ نکالی۔گلاس میں سے پہلے روٹی نکالی پھر گلاس انڈیل کر پلیٹ میں سالن نکالا اور کمرے میں موجود اوون میں گرم کرنے لگی۔

اس نے ابو سے کہہ کر یہ روم اوون لیا تھا حلانکہ گھر میں اوون موجود تھا۔اس کی ساس نے کہا بھی کہ اوون وغیرہ کی ضرورت نہیں جو میرا ہے وہی اس کا بھی مگر پھر بھی اس نے ابو سے کہہ کر اوون لیا اور پھر یہ کہہ کر کہ کچن میں اوون موجود ہے تو میں یہ اپنے کمرے میں رکھ لیتی ہوں اِس نے یہ اوون اپنے کمرے میں ہی رکھ لیا۔ناہید بیگم بھی بھلی خاتون تھیں انہوں نے کچھ نہ کہا(اُس کی چیز جدھر جی چاہے رکھے) کہہ کر اجازت دے دی۔

اوون میں گرم کیا ہوا سالن لیا ساتھ میں روٹی پکڑی اور ڈریسنگ کے قریب ہی زمین پہ آلتی پالتی مار کر بیٹھی وہ سکون سے کھانا کھانے لگی۔

www.novelsclubb.com

خوب مزے سے کھانا کھایا۔سائیڈ ٹیبل پر موجود جگ سے شیشے کے گلاس میں پانی انڈیلا اور پینے لگی۔

کھانے کے بعد واش روم کے بیسن سے پلیٹ دھوئی اپنے دوپٹے سے خشک کی اور اُسے واپس دراز میں رکھا دراز کو اچھے سے لاک کیا اور بڑے سٹیل کے گلاس کو پکڑا چابی اس کی جگہ پہ رکھی کمرے کا دروازہ کھولا اور لذیذ کھانے کی خوشبو کو کمرے سے بھگانے کیلئے فل اسپیڈ میں پنکھا چلا کر وہ خود کچن میں گلاس دھونے آ گئی۔

اب بس زوہاد آنے ہی والے تھے۔یہ سب کچھ دو ماہ سے اس کا معمول تھا۔وہ ایسے ہی اپنا پیٹ بھرتا تھی۔اب کم از کم پیٹ کی بھوک سوتے میں تو نہ ستائے گی۔

******

بھنا ہوا قیمہ مٹر شکل سے ہی لذیذ ہونے کی گواہی دے رہا تھا۔بھوک سے اس کا حال ہی برا ہو رہا تھا۔بڑی مشکل سے خود کو آدھی سے زیادہ روٹی کھانے سے روکا۔پھر آج تو زوہاد بھی جانے کا نام ہی نہ لے رہا تھا۔

"اتنی بھوک لگی ہے اور یہ جا ہی نہیں رہے۔"

www.novelsclubb.com

دل ہی دل میں سوچا پھر سوچا پوچھ لوں مگر دماغ نے کہا رہنے دو۔ہائے مگر یہ کمبخت دل جو ہر کام خراب کرتا ہے چیخنے لگا۔کچھ دیر بعد ہی وہ دل کے سامنے بے بس ہوئی اور زوہاد سے پوچھنے لگی۔

"زوہاد آج آپ کا کوئی پلان نہیں واک وغیرہ کا؟"

ہاتھ میں ٹی وی کا ریموٹ پکڑتے ہوئے زوہاد نے اس کی جانب غور سے دیکھا۔

"کیوں؟"

"ویسے ہی روز جاتے ہیں نا آپ تو بس اس لیے پوچھ لیا"

پہلے گڑبڑائی پھر بولی۔

"نہیں یار آج میرا موڈ نہیں طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی بے چینی سی ہو رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ ٹی وی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا ایک لمحے کے لیے رومی کا چہرہ زرد ہوا دل میں کہا اب کیا کروں بھوک کے ساتھ میری تو آنتیں باہر آنے والی ہیں آج۔پھر فوراً ہی خود کو سنبھال کر بولی

"آپ کو بے چینی ہو رہی ہے باہر جائیں کھلی ہوا میں تو ٹھیک ہو جائیں گے۔"

"کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو مگر آج ایسا نہ کریں کہ ہم دونوں باہر چلتے ہیں کیا کہتی ہو۔"

وہ ٹی وی سے نظریں ہٹا کر پاس بیٹھی رومی کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا

"ہم دونوں؟"

وہ اسے دیکھتے ایسے حیرانگی سے پوچھ رہی تھی جیسے اس نے بڑی ہی کوئی عجوبہ بات کہہ دی ہو۔

"ہاں بھئی ہم دونوں.....کیوں نہیں جا سکتے ہم ساتھ کیا؟"

زوہاد نے ابرو اُچکا کر پوچھا تو وہ گھبرائی۔

نہیں جا سکتے ہیں مگر آپ کو پتا تو ہے آج امی کی کچھ طبیعت ٹھیک نہیں۔ سو آج نہیں پھر "کبھی کا پلان کرتے ہیں۔ آپ جائیں کھلی ہوا میں سانس لیں طبیعت اچھی ہو جائے گی انشاء اللہ۔ جائیں آپ"

www.novelsclubb.com

وہ بڑی نرمی سے مسکرا کر اسے کہہ رہی تھی البتہ بھوک سے مڑ وڑ اُٹھ رہے تھے پیٹ میں۔وہ بھی مسکرایا۔

چند لمحوں بعد وہ جانے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے"

وہ کہہ کر کمرے کا دروازہ پار کر گیا اور وہ سکون سے گہرا سانس لینے لگی۔

******

اُس کے جاتے ہی رومی نے دروازہ بند کیا۔چابی نکالی پھر دراز کھولا سالن گرم کیا گرم گرم سالن کی خوشبو سے اس کی بھوک اور چمک گئی پہلے ہی آج تو بھوک سے جان نکل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب وہ روٹی کے بڑے بڑے نوالے لے رہی تھی اُفففف گرم گرم سالن اور وہ بھی اتنا لذیذ۔

آدھی روٹی وہ کھا چکی تھی کہ یک دم ہی اُسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔

ڈرتے ڈرتے گردن گھمائی پیچھے کھڑے انسان

کو دیکھ کر وہ پتھر کی ہو گئی اور اس کے ہاتھ سے آدھی بچی روٹی پلیٹ میں جا گری۔

******

وہ تین بہنیں تھیں۔ وہ پہلے نمبر کی تھی۔ بھائی کوئی نہ تھا۔ ابو نے منہ سے کچھ نہ کہا ان کے سامنے مگر وہ شائد امی سے خفا تھے یا شائد دادی کی وجہ سے ابو امی سے ناراض ہی رہتے تھے۔ مگر جو بھی تھا ابو ان تینوں سے پیار تو کرتے تھے بے حد مگر دادی کے سامنے امی اور ان سے کوئی بات تک نہ کرتے اور پتا نہیں کیوں دادی ایسی تھی یہ تو دادی اور اللہ ہی جانتا تھا کہ وہ کیوں اس طرح کرتیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

دادی ان تینوں کو تو جیسے تیسے برداشت کر لیتیں مگر امی کو تو وہ برداشت بھی نہ کرتیں۔

ابو کے سامنے کچھ نہ کہتیں مگر ابو کے جاتے ہی امی کو وہ سناتی کہ بس۔

تینوں وقت کے کھانے کے بعد امی کی بے عزتی کرنا دادی کا معمول تھا۔

"شرم آنی چاہیے تمھیں اپنے شوہر کے سامنے یوں منہ پھاڑ پھاڑ کر کھاتے ہوئے۔"

وہ سخت لہجے میں بولتیں۔امی کی آنکھیں بھیگنے لگتیں۔ کبھی کہتیں

بے شرموں کی طرح کھاتی رہتی ہو میاں کے سامنے کھانے کے علاوہ کوئی کام ہی

"نہیں۔ بھئی مجھے تو ایسی بیویاں بلکل بھی پسند نہیں۔

بھئی ہم تو شوہر کے کھانے کے بعد ان کا بچا کچا کھاتیں۔ کبھی تو ایسی ہی بھوکی رہ جاتیں مگر"

آج تک شکوہ نہ کیا مگر آج کل تو کوئی شرم ہی نہیں آتی عورتوں کو مفت کی روٹیاں

"توڑتے۔

وہ بچپن سے سُن رہی دادی کی یہ سب باتیں اور دیکھ بھی رہی تھی بچپن سے امی کو اپنی نم

آنکھیں صاف کرتے۔

اب تو وہ سوچنے لگی تھی کہ امی کب کھائیں ہر وقت تو دادی سر پر سوار رہتی ہیں اُن کے۔

وہ بڑے ترس سے امی کے سوکھے وجود کو دیکھتی جنہیں دو وقت کی روٹی بھی سکون سے

نصیب نہ ہوتی۔

وہ دل ہی دل میں دادی کی ان حرکتوں پہ کُڑھتی اور پھر اس کے کچے ذہن نے یہ ترکیب سوچی اُس نے تب ہی یہ سوچ لیا تھا کہ وہ امی کی طرح بھوکی نہیں رہے گی۔

ایک رات دادی کی باتوں پر کُڑھتے کُڑھتے اُس کی نظر سامنے الماری میں رکھے دادی کے سٹیل کے گلاسوں پر پڑی اور پھر اُسے یہ ترکیب سوجھی۔ بیڈ پر چت لیٹے وہ مزے سے مسکرائی اور آج وہ اِس پلان پہ عمل کر رہی تھی۔

****

پیچھے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ پتھرائی۔ نوالہ گلے میں ہی اٹک گیا۔ یک دم وہ کھانسنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"یہ لو پانی پیو۔"

زوہاد نے جلدی سی پانی کا گلاس بھر کر اُس کی جانب بڑھایا۔

اُس نے گلاس تھام کر لبوں سے لگایا اور چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھرنے لگی۔ پانی پینے کے بعد اُس نے جھکے سر کو اُٹھا کر زوہاد کی جانب دیکھا وہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔

شادی کے چھ ماہ میں اُسے پہلی بار زوہاد سے ڈر لگا۔

وہ....وہ...."رومی ہکلائی۔"

آنکھیں بھیگنے لگیں اُس نے سر جھکا لیا۔

"تم ایسا کیوں کر رہی ہو؟"

نرم لہجے میں بولتا ہوا وہ اس کے قریب بیٹھ گیا۔وہ کچھ بولنے کی حالت میں نہ تھی سوچُپ ہی رہی۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے؟"

زوہاد کا لہجہ ہنوز نرم ہی تھا وہ اب کی بار بھی کچھ نہ بولی۔

زوہاد کا لہجہ نرم تھا پر پھر بھی اُسے زوہاد سے ڈر لگ رہا تھا۔شرمندگی اپنی جگہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"رومی مجھے بتاؤ تو تم چوروں کی طرح کیوں کھا رہی ہو؟"

اب کی بار اُس نے رومی کے جھکے ہوئے چہرے کو انگلی کی مدد سے اوپر کرتے ہوئے پوچھا تو وہ بمشکل صرف اتنا بولی

"نہ.....نہ.....نہیں"

پھر ہچکی بھری۔

"کیا ہم تم کو کھانے کو کچھ نہیں دیتے جو تم اس طرح چھپ چھپ کر کھا رہی ہو؟"

اُس نے رومی سے پھر پوچھا

"نہیں"

نم لہجے میں صرف اتنا ہی کہہ سکی۔

پھر کیوں اس طرح چھپ چھپ کر مجھے گھر سے بھیج کر کمرا بند کر کے کھا رہی ہو۔ یہ "تمھارا گھر ہے تم پورے حق سے کچھ بھی کھاؤ پیو۔ کوئی تمھیں کچھ نہیں کہے گا۔

وہ کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے پتا ہے کچھ ہی عرصے بعد امی کو میرے کھانے پینے پہ اعتراض ہونے لگے گا۔"

وہ پہلی بار اُس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔

"کیا؟؟؟؟"

وہ حیرت سے اچھلا۔

"امی نے کچھ کہا ہے تم سے؟"

پھر سنبھل کر پوچھا

نہیں ابھی تو کچھ نہیں کہا مگر کچھ عرصے بعد کہنے لگیں گیں۔"وہ بولی"

"اور آپ کو یہ پہلے سے کس نے بتا دیا اُم رومان صاحبہ؟"

وہ بھویں اُچکا کر پوچھ رہا تھا۔

ایسا ہی ہوتا ہے کوئی ساس اپنی بہو کو اچھے سے کھاتے نہیں دیکھ سکتی میری"

"دادی.....بھی تو۔

بولتے بولتے اُسے احساس تک نہ ہوا کہ وہ کیا کہہ بیٹھی جب احساس ہوا تو فوراً چپ ہوئی

www.novelsclubb.com

"ہاں....ہاں بولو نا۔"

اس کے اس طرح چپ ہو جانے پہ وہ بولا۔

"نہیں کچھ نہیں۔"

رومی نے نفی میں سر ہلایا۔

"رومی مجھے ابھی سے سچ سچ بتادو پلیز کیوں ایسا کر رہی ہو اور دادی نے کیا کیا ہے پلیز۔"

یک دم زوہاد ذرا آگے کو کھسکا رومی کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا پھر نرمی سے پوچھنے لگا۔

اُس کا لہجہ اس قدر نرم تھا کہ وہ بولنے لگی اور پھر بولتی ہی چلی گئی دادی کے بارے میں بتانے لگی جو وہ امی کے ساتھ کرتی تھیں۔بولتے بولتے اُس کا لہجہ بھیگنے لگا پھر چہرہ بھی۔ جب وہ بولتے بولتے چپ ہوئی تو زوہاد نے اپنے ہاتھوں سے اس کا چہرہ صاف کیا پھر نرمی سے کہنے لگا۔

"یار امی اور میں ایسے بلکل بھی نہیں ہیں یقین کرو۔امی تم سے بہت محبت کر تیں ہیں۔وہ تو مجھے کہتیں رہتیں ہیں کہ رومی کو کچھ نا کچھ کھانے کو لادیا کرو۔وہ کھانا ٹھیک سے نہیں کھاتی چلو دوسری چیزیں ہی کھالیا کرے۔مجھے بچی کی فکر رہتی ہے کہیں کمزور ہی نہ ہو جائے۔

اور ویسے بھی ضروری تو نہیں جو آنٹی کے ساتھ ہوا وہ تمھارے ساتھ بھی ہو۔سب کی

"قسمت ایک سی نہیں ہوتی رومی۔

زوہاد بول رہا تھا اور اس کے آنسو گر رہے تھے۔

زوہاد نے آگے بڑھ کر اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔

میری جان یہ گھر ،میں ،امی اور ہمارا سب کچھ تمھارا ہے۔پلیز ایسا اب مت کرنا۔ہمارے"

"ساتھ مل کر پیٹ بھر کر کھانا کھاؤ اور بلیوی کوئی تمھیں کچھ نہیں کہے گا یار۔ٹھیک؟

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ رہا تھا آخر میں اُس کا انداز سوالیہ ہوا۔رومی نے اثبات

میں سر ہلایا پھر بولی

"سوری زوہاد۔"

www.novelsclubb.com

نم لہجہ۔زوہاد نے اس کا سر اپنے کندھے سے لگایا

"اِٹس اوکے جانِ زوہاد۔"

چند لمحوں بعد زوہاد کی آواز پھر گونجی۔

"تمھیں بڑی بھوک لگی ہے نا؟"

اُس نے سر زوہاد کے کندھا سے اُٹھا کر اثبات میں ہلایا۔

"چلو میں تمھیں باہر لے چلتا ہوں۔ باہر ہی کھا لینا۔"

وہ بولا۔

"نہیں میں یہ ہی کھا لیتی ہوں امی گھر میں اکیلی ہو جائیں گئیں۔"

"ہممم۔"

"ویسے آپ کو پتا کیسے چلا؟"

زوہاد نے اس کی طرف نوالہ بڑھایا تو بولی

مجھے اس طرح پتا چلا کہ روز ہی ساڑھے آٹھ بجتے ہی تم بے چین ہو جاتی ہو مجھے باہر بھیجنے" کے لیے۔ پھر یہ ہمارے کمرے سے اس قدر روز کے پکے سالن کی خوشبو آنا اور ویسے بھی مجھے کچھ دنوں سے زیادہ ہی گڑ بڑ کا احساس ہو رہا تھا۔ پہلے بھی ہوتا تھا مگر اب زیادہ ہونے لگا تھا۔ پھر میں نے تم پہ نظر رکھنی شروع کی اور آج تو تم اتنی بے چین ہو رہی تھی مجھے بھیجنے

کو میں نے کہا آج میں بھی دیکھ ہی لوں میرے جانے کے بعد آخر تم کرتی کیا ہو ایسا۔ پھر میں گیراج میں ہی ٹھہر گیا کچھ دیر بعد آیا تو تم ادھر بیٹھی تھی اور دروازہ لاک کرنا شائد بھول گئی۔"

وہ بتا رہا تھا اور وہ شرمندہ ہو رہی تھی۔

ونس اگین سوری" وہ پلکیں جھکا کر بولی"

کوئی بات نہیں" وہ مسکرا کر بولا تو رومی اسے دیکھتے مسکرائی۔"

"اب بتاؤ آئسکریم کھاؤ گی جانم۔"

"جی چاکلیٹ فلیور۔"

وہ بھی جھٹ بولی۔

www.novelsclubb.com

"شکر اللہ کا تم نے مجھ سے کچھ فرمائش تو کی"

رومی کے اس انداز پہ وہ شرارت بولا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی اور وہ مسکرا دیا۔

****

(ختم شدہ)

www.novelsclubb.com